

27068-کیا مظلوم ظالم کی لامی میں اپنا حق لے سکتا ہے؟

سوال

میں ہمیشہ حلال کی حرص اور حرام سے اجتناب کرتا ہوں، میں ایک یہودی کی ملکیت تجارتی کمپنی میں ملازم ہوں، جس کی کئی ایک دوکانیں اور شاخیں ہیں، اس نے حکومت سے مال لینے کے لیے اچانک ان دوکانوں کو بند کر دیا، اور بغیر کسی سبب کے ملازمین کو کام سے روک دیا اور ان کی تنخواہیں بھی بند کر دیں، صرف اپنے پاس پانچ اشخاص کو رہنے دیا میں بھی انہیں میں شامل ہوں، اور اس کے بعد ایک نئی دوکان کھول لی، پچھلی تنخواہیں نہیں ملیں، بلکہ ہمارے حقوق سے بھی بہت کم مقدار میں رقم ہمیں دی۔

اس وقت دوکان بہت کامیاب چل رہی ہے لیکن وہ ہمیں رقم ادا نہیں کرتا، ہر وقت یہی کہتا ہے کہ میرے پاس رقم نہیں، تنخواہ نہ ملنے کی بنا پر ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، کیونکہ ہمارا ذریمہ آمدن صرف یہی ہے، ملازمین میں سے میرے ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ ہم دوکان کی آمدن سے یومیہ تنخواہ لے لیا کریں، اور جب ہمیں تنخواہ ملے تو یہ تنخواہ دوکان کے اکاؤنٹ میں واپس کر دیں گے، اور اس نے ایسا کرنا بھی شروع کر دیا ہے، لیکن میں حرام سے ڈرتا ہوں، اور اس وقت مالی مشکلات سے بھی دوچار ہوں، میں نے سنایہ کہ وہ ہمیں تنخواہ ادا کیے بغیر ہی ملازمت سے نکال رہا ہے، آپ سے گوارش ہے کہ اس مسئلہ کو ہمارے لیے وضاحت کے ساتھ بیان کریں اور کچھ وعظو نصیحت بھی کریں، ایک بار پھر میں اخلاص اور امانت کے ساتھ کام کر رہا ہوں، لیکن وہ یہودی اور منافق ہے؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام کے ہاں یہ مسئلہ "مسئلة النظر" کے نام سے موسوم ہے، اور اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

بعض علماء کرام نے اپنے غصب شدہ حقوق ظالم سے لینے سے منع کیا ہے، اور بعض نے اس شرط کے ساتھ جائز کہا ہے کہ: وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے، اور ذلت و رسوائی اور سزا ملنے کا ڈرنہ ہو، اور دونوں قولوں میں سے صحیح بھی ہی ہے۔

شیخ شنقبطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اگر کوئی شخص آپ پر ظلم کرتے ہوئے آپ کا کچھ مال بغیر کسی شرعی وجہ سے چھین لے، اور آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت بھی نہ ہو، اور آپ اتنے ہی مال پر جتنا کہ آپ پر ظلم ہوا ہے برتری کی بنیاد پر قادر ہو جائیں، اس کے ساتھ آپ کو ذلت و رسوائی اور سزا ملے سکتے ہیں یا نہیں؟

دو قولوں میں صحیح اور نصوص اور قیاس کے ظاہر پر زیادہ جاری یہی ہے کہ آپ بغیر کسی زیادتی کے اپنے حق جتنا لے سکتے ہیں؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

{تو تم انہیں اتنی سزا دو جتنی تسبیح دی گئی تھی...}۔ الآیۃ

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اہم اتم بھی ان پر اتنی بھی زیادتی کرو جتنی تم پر کی گئی ہے}۔

اس قول کے قائلین میں ابن سیرین، اور ابراہیم الحنفی، سفیان، اور مجاهد وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

اور علماء کرام کے ایک گروہ جن میں امام مالک، شامل ہیں کا کہنا ہے کہ :

ایسا کرنا جائز نہیں۔

خلیل بن اسحاق مالکی نے اپنی مختصر میں ولیعت کے بارہ میں کہتے ہیں :

اسے کوئی حق نہیں کہ وہ اس میں سے اتنا کھلے جتنا اس پر ظلم ہوا ہے، اس قول کے قائلین نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

"جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اسے امانت واپس لوٹاؤ، اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو" اہ

یہ حدیث - اگر یہ حدیث صحیح ہے تو - اس میں استدلال سے کوئی فرق نہیں پڑتا؛ کیونکہ جس نے اپنے حق جتنا یا اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے اس نے خیانت کرنے والے کے ساتھ خیانت نہیں کی، بلکہ اس نے اپنے نفس کے ساتھ انصاف کیا ہے جس نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا۔

دیکھیں : اضواء البيان (353/3).

جیسا کہ ابو زرمه عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "طہرۃ التیریب" میں نقل کیا ہے کہ : امام بخاری، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول یہی ہے۔

دیکھیں : طہرۃ التیریب (226/8).

اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے کہ بعض تابعین کا بھی یہی قول ہے، اور ان میں سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

اور مانعین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے تیرے پاس امانت رکھی تم اسے اس کی امانت واپس لوٹاؤ، اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی تم اس کے ساتھ خیانت مت کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابو داود حدیث نمبر (3535) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ (423) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ کام کے مالک یہودی کے مال سے اپنا حق لے لیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے حق سے زیادہ نہ لیں، اور آپ کو اس کا خدشہ نہ ہو کہ آپ کے معاملے کا انکشاف ہو جائے گا، اور اسلام کو ذلت و رسالت کا سامنا کرنا پڑے، کیونکہ آپ لوگوں کے سامنے اپنا حق ثابت نہیں کر سکتے، اور اگر اس کے بعد وہ یہودی آپ کو آپ کا پورا یا کچھ حق ادا کر دے، تو آپ کو اپنے حق سے وصول شدہ زیادہ رقم واپس کرنا ہو گی۔

واللہ اعلم۔